قرآنی بیان

اِلزام مت لگائیے!

(پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

24 اپریل، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 06 ذی قعدہ شریف، 1447ھ)

کے جمعۃ المبارک کا

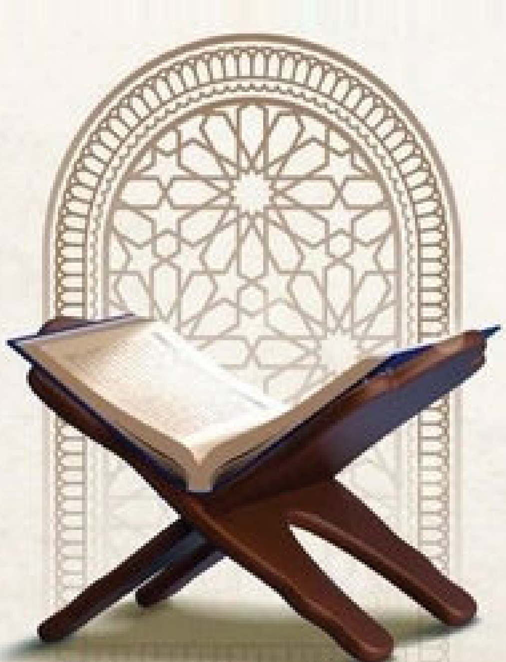

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
24 اپریل، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 06 ذی قعدہ شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ: 15، سورۂ بنی اسرائیل: 36)

اِلزام مت لگائیے!

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. جھوٹی گواہی کبیرہ گُناہ ہے صفحہ: 05
✿.. سب سے بڑا ظالِم کون...؟ صفحہ: 07
✿.. غم اور پریشانیاں کیوں آتی ہیں؟ صفحہ: 16
✿.. جنّت کی ضمانت (وظیفہ) صفحہ: 23

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ لَمْ یَلِجِ النَّارَ

ترجمہ: جو مجھ پر درودِ پاک بھیجے گا، وہ آگ میں داخل نہ ہو گا۔[1]

کوئی نہیں ہمارا ہم کس کے در پہ جائیں
اے بیکسوں کے یاور! تم پر سلام ہر دم
کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو
تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان

1 ...بُستان الواعظین، صفحہ:418۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:169۔

اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل کی آیت:36 سننے کی سعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں ہمیں مُعاشَرتی زندگی کے تَعَلُّق سے ایک اَہَم تَرِین سبق دیا گیا ہے، اتنا اَہَم سبق ہے کہ اگر ہم اسے اپنالیں، عملی طور پر اپنی زندگی میں نافِذ کرلیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ ہم بہت ساری پریشانیوں سے نجات پالیں گے ❁ بہت سارے خوامخواہ کے جھگڑے جو گھروں میں چلتے رہتے ہیں، اُن سے چھٹکارا مل جائے گا ❁ بہت وقت جو خوامخواہ میں ضائع ہوتا رہتا ہے، اس سے بچت ہو جائے گی ❁ بہت سارِی دِماغی اُلجھنیں جن کا نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوتا، بَس خوامخواہ ڈپریشن (Depression) بڑھاتی رہتی ہیں، ان سے نجات مل جائے گی۔

آپ سوچ رہے ہوں گے؟ ایسا کونسا نسخہ ہے جس میں اتنے سارے مسائِل کا حَل موجود ہے؟ سنیئے!

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: پیچھے نہ پڑ۔

کس کے پیچھے نہیں پڑنا....؟ فرمایا:

مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اس بات کے جس کا تجھے علم نہیں۔

ہر وہ بات جس کا تمہیں عِلْم نہیں ہے، اس کے پیچھے مت پڑو...!!

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــٴُـوْلًا ﴿۳۶﴾

(پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یعنی تمہارے کان، آنکھ اور دِل ان تینوں کے مُتَعَلِّق روزِ قیامت سُوال ہو گا، پُوچھا جائے گا: کانوں سے کیا سُنا؟ آنکھوں سے کیا دیکھا؟ دِل سے کیا جانا؟ کیا مانا؟ لہٰذا اَپنے کانوں، آنکھوں اور دِل، تینوں کی خُوب حفاظت کرو...!!

آیتِ کریمہ کے معانی اور سیکھنے کے سبق

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے ہمیں ایک اُصول مِل گیا، وہ یہ کہ جس بات کا ہمیں عِلْم نہیں ہے، اس بات کے پیچھے نہیں پڑنا۔ اب یہ اُصول *Apply* کہاں کہاں ہو گا...؟ اس تَعَلُّق سے عُلَمائے کرام نے آیتِ کریمہ کے مختلف مَعانی اور مَطالِب بیان کیے ہیں:

(1): جھوٹی گواہی مت دیجیے!

پہلا معنٰی یہ ہے کہ جُھوٹی گواہی مت دَو! ❁ یعنی جو دیکھا نہیں، مت کہو کہ میں نے دیکھا ہے ❁ جو سُنا نہیں ہے، مت کہو کہ میں نے سُنا ہے ❁ جو جانتے نہیں ہو، مت کہو کہ میں جانتا ہوں،[1] سُورۂ حج میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾

(پارہ:17، سورۂ حج:30)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

1... تفسیر قرطبی، پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، زیرِ آیت:36، جلد:5، جز:10، صفحہ:160۔

جھوٹی گواہی کبیرہ گُناہ ہے

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کبیرہ گُناہوں کے مُتَعَلِّق پُوچھا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ کبیرہ گُناہوں کے مُتَعَلِّق بتایا، پھر فرمایا:

اَلَا اُنَبِّئُکُمۡ بِاَکۡبَرِ الۡکَبَائِرِ؟

ترجمہ: یعنی کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گُناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟(پھر خُود ہی) فرمایا:

شَهَادَةُ الزُّوۡرِ

ترجمہ: یعنی جُھوٹی گواہی بہت بڑا کبیرہ گُناہ ہے۔[1]

جھوٹی گواہی کی مثالیں

اَللّٰہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ کیجیے! جھوٹی گواہی کس قدر سخت گُناہ ہے۔ افسوس! آج کل جھوٹی گواہی بہت عام ہو چکی ہے، ہم عَدل کی بات کرتے ہیں، اِنْصاف کی بات کرتے ہیں، آپ غور فرمائیے! جہاں چند ہزار میں اپنی مرضی کے گواہ مل جاتے ہوں، وہاں عَدل و اِنْصاف کا مطلب ہی کیا رَہ جاتا ہے؟ ظاہِر ہے فیصلہ کرنے والے نے تو گواہوں کی بات سُن کر فیصلہ کرنا ہے، جب گواہ ہی بِک گئے، چند ہزار میں خرید لیے گئے، اس کے بعد فیصلہ اِنْصاف پر مبنی کیسے ہو سکے گا...؟

اچھا...!! یہ تو کوٹ کچہری کی باتیں ہیں، ہم اپنے گھروں میں دیکھیں؛ گھروں کے اندر بھی تو سیاست چلتی ہے ❁ ساس بہو کی لڑائی ہوتی ہے ❁ نند بھاوج کی لڑائی ہوتی ہے ❁ بعض دفعہ چچا تایا کے ساتھ لڑائیاں چل رہی ہوتی ہیں، یہاں بھی تو جھوٹے الزامات

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر، صفحہ:1493، حدیث:5977 ملتقطاً۔

لگائے جاتے ہیں ❁ ساس اپنی بہو پر جھوٹے اِلزامات لگا دیتی ہے ❁ بہو اپنی ساس پر جھوٹے اِلزامات لگا دیتی ہے، اب خُود کو سچّا ثابت کرنے کے لیے دو چار کو ساتھ مِلا لیا جاتا ہے، پھر جُھوٹ مُوٹ کی گواہیاں بھی ہوتی ہیں، اپنی جانِب سے چکنی چُپڑی بھی جوڑی جاتی ہیں، رَو دَھو کر بھی سچّا بننے کی کوشش کی جاتی ہے ❁ اسی طرح عزیزوں، رشتے داروں کے ساتھ جو لڑائیاں ہمارے ہاں چلتی ہیں، ان میں بھی جھوٹی گواہیاں دی جاتی ہیں ❁ کبھی ماموں زاد اور پُھوپھی زاد بھائی آپس میں گٹھ جوڑ کر لیتے ہیں ❁ کبھی چچا، تایا آپس میں ڈِیل کر لیتے ہیں، جھوٹ بولے جاتے ہیں، اِلزام تراشیاں ہوتی ہیں اور ایک دوسرے پر خُوب کیچڑ اُچھالے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے مُعَاشرے میں ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا ﴿۳۶﴾

(پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دِل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یعنی جھوٹی گواہیاں مت دَو...!! آج جو کہتے ہو: میں نے اپنے کانوں سے سُنا، اپنی آنکھوں سے دیکھا، سُن لو...!! ان کانوں، ان آنکھوں اور تمہارے دِل سے مُتَعلّق روزِ قیامت پُوچھا جائے گا۔ اس کا بھی حساب لیا جائے گا۔

جھوٹا گواہ جہنمی ہے

اِبْنِ ماجہ شریف کی حدیث ہے، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

لَنْ تَزُولَ قَدَمُ شَاهِدِ الزُّورِ حَتَّى يُوجِبَ اللهُ لَهُ النَّار

ترجمہ: جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ پاک اس کے لیے جہنّم واجِب فرما

دے گا۔(1)

اللہ پاک ہمیں لڑائی جھگڑوں سے بھی بچائے، آپس میں اِلْزام تراشیوں سے بھی بچائے، جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہیاں دینے بھی محفوظ فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): بے عِلْم مسئلے مت بتائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

اس کا ایک معنٰی یہ ہے کہ جب بات کا تمہارے پاس عِلْم نہیں ہے، اپنے پاس سے، اپنی اَٹکل سے اُس کا جواب نہ دو، خوامخواہ اپنی عقل کے گھوڑے مت دوڑاؤ...!!

پتا چلا؛ جو دِینی بات 100 فیصد یقین کے ساتھ مَعْلُوم ہو، وہ بتانے میں تَو حرج نہیں ہے، البتہ پتا نہ ہو تو پھر خاموش ہی رہنا چاہیے۔

سب سے بڑا ظالِم کون...؟

آج کل اس معاملے میں بھی ہمارے ہاں بڑی بے احتیاطی پائی جاتی ہے ❁ سیکھا کچھ ہوتا نہیں ہے، مفت کے مفتی بن بیٹھتے ہیں ❁ قرآنِ پاک کی تفسیریں بیان ہو رہی ہوتی ہیں ❁ حدیثوں کی شرح لوگ اپنے پاس سے کر ڈالتے ہیں ❁ غلط سلط مسئلے بتا کر لوگوں کی نمازیں خراب کروا دیتے ہیں ❁ روزے خراب کروا دیتے ہیں ❁ ٹِی وی چینلز پر بیٹھ کر لیکچر

1 ...ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب شہادۃ الزور، صفحہ:379، حدیث:2373۔

دے رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کے پاس دِین کی مَعْلُومات نہیں ہوتیں ❁ یُوٹیوب اور فیس بُک پر وِیڈیو اَپلوڈ(Upload) کرنا تو اب بہت ہی آسان ہو گیا نا، موبائل پاس ہے، کرسی پر بیٹھے، قرآنِ پاک ہاتھ میں لیا، کیمرہ آن(On) اور قرآن و حدیث کی مَن مانی تشریحات شروع...! اَلْاَمان و الحفیظ...!! میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو قرآن و حدیث سکھانے نہیں چاہئیں۔ ہاں! یہ ضرور کہتا ہوں کہ سکھانے والا پہلے خُود سیکھ لے، پِھر دوسروں کو سکھائے۔ ورنہ قرآنِ کریم کی یہ آیتِ کریمہ ہمیشہ اپنے ذِہن میں بٹھائے رکھیے!

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (پارہ:7، سورۂ انعام:21)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

مَعْلُوم ہوا؛ اللہ پاک پر جھوٹ باندھنے والا سب سے بڑا ظالِم ہے۔

دوسروں کے بَوجھ اُٹھانے والے

سُورۂ نحل میں اِرشاد ہوتا ہے:

لِيَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ (پارہ:14، سورۂ نحل:25)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : اس لئے کہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ اور کچھ ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ اٹھائیں جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کر رہے ہیں۔ سن لو! یہ کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

مَعْلُوم ہوا؛ جو خُود جاہِل ہیں، یہ اپنے گُناہوں کا جو بَوجھ اُٹھائیں گے، وہ تو اُٹھائیں گے ہی اُٹھائیں گے، ساتھ ہی ساتھ جن جن کو اپنی جہالت سے غلط راہ پر لگایا ہو گا، اُن کے

گُناہوں کا بوجھ بھی ان کے سَر پڑے گا۔

بغیر عِلْم کے فتوے دینا گُناہ ہے

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: جس نے قرآن کے متعلق بغیر عِلْم کے کچھ کہا، وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے۔[1]

ایک روایت میں فرمایا:

اِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِمَامٌ مُضِلٌّ یُضِلُّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ

ترجمہ: بیشک روزِ قیامت سخت تَرِین عذاب اُس پیشوا کو ہو گا، جو اپنی جہالت کے سبب لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔[2]

اِزالہ بھی کرنا ہو گا

یہاں یہ بھی عرض کر دُوں؛ اگر کسی کو کوئی غلط مسئلہ بتایا ہو، اب پتا چلا کہ یہ تو میں نے گُناہ کر لیا ہے، اب اس سے صِرْف تَوبَہ کر لینا کافِی نہیں ہے بلکہ شرعی راہنمائی لے کر متعلقہ شخص تک درست مسئلہ پہنچانا بھی ضروری ہے۔

مشہور صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی اِقْتدا میں نمازِ عشا پڑھ کر واپس جا رہا تھا، میں نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے آپ کو پُوری طرح ڈھانپے ہوئے راستے کے کنارے کھڑی ہے، اس نے مجھے پُکار کر کہا: اے ابو ہریرہ! مجھ سے بہت بڑا گُناہ ہو گیا ہے، کیا میرے لیے

---

1 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ماجاء فی الذی یفسر...الخ، صفحہ:685، حدیث:2950۔

2 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب التماثل وماجاء فیہا، جلد:10، صفحہ:18، حدیث:19656۔

توبہ ہے؟ میں نے اس سے گُناہ کی تفصیل پوچھی، اس نے بتائی تو میں نے کہا: تُو ہلاک ہوئی اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈالا (اتنا بڑا گُناہ کرنے کے بعد بھی توبہ کی اُمّید رکھتی ہے)، اللہ پاک کی قسم! تیرے لیے کوئی توبہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس خاتون نے جیسے ہی میری بات سُنی تو اس پر ندامت و شرمندگی کا غلبہ ہوا، وہ بہت زیادہ کانپنے لگی اور کانپتے کانپتے ہی بے ہوش ہو کر گر گئی۔ میں اپنے راستے چلا گیا۔

پھر مجھے خیال آیا کہ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان موجود ہیں، میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھے بغیر ہی حکم سُنا دیا، چنانچہ صبح ہوئی تو میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں سارا ماجرا عرض کیا، نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میری بات سُنی تو فرمایا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ، اے ابوہریرہ! تُو خُود بھی ہلاک ہوا اور اس عورت کو بھی ہلاکت میں ڈالا، کیا تمہیں اللہ پاک کا یہ فرمان یاد نہیں:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝۷۰ (پارہ:19، سورۂ فُرقان:70)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب آیتِ کریمہ اور پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان سُنا تو آپ کو احساس ہوا کہ میں نے غلط مسئلہ بتا دیا ہے، آپ پر یہ احساس اتنا غالب آیا کہ آپ مدینۂ مُنوّرہ کی گلیوں میں آواز لگانے لگے:

ایک عورت نے رات مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا، کوئی بتا سکتا ہے کہ وہ عورت کون ہے؟ آپ سارا دِن اسی طرح صدائیں لگاتے رہے، یہاں تک کہ جب رات ہوئی تو وہ عَوْرت کل والی جگہ پر کھڑی تھی، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُسے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سُنایا اور بتایا کہ بے شک تمہارے لیے تَوْبَہ ہے (یعنی اللہ پاک بڑا اغفَّار ہے، تم تَوْبَہ کرو تو اللہ پاک قبول فرمائے گا)۔ یہ سُنتے ہی خاتون خُوش ہو گئی اور مارے خوشی کے اس نے کہا: میرا ایک باغ ہے، میں اپنے گُناہ کے کفّارے میں وہ باغ راہِ خُدا میں صدقہ کرتی ہوں۔(1)

دردِ دِل کر مجھے عطا یاربّ! | دے مرے دَرد کی دَوا یاربّ!
لاج رکھ لے گنہگاروں کی | نام رحمٰن ہے ترا یاربّ!
عیب میرے نہ کھول محشر میں | نام ستّار ہے ترا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل | نام غفّار ہے ترا یاربّ!(2)

پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں بہت ساری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں، مثلاً:

(1): ایک بات یہ پتا چلی کہ ہمیں کبھی بھی بغیر عِلْم کے اپنی طرف سے شرعی مسئلہ نہیں بتانا چاہیے، جو بغیر عِلْم کے دِینی مسئلے بتاتا ہے وہ خُود بھی ہلاک ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈالتا ہے (2): دوسری بات یہ مَعْلُوم ہوئی کہ اگر خُدانخواستہ کوئی کسی کو غلط مسئلہ بتا بیٹھے یا کبھی دُرست مسئلہ بتاتے بتاتے کوئی غلطی کر بیٹھے تو اسے چاہیے کہ اس کا اِزالہ کرے، دیکھیے! حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو جب دُرُست مسئلے کا عِلْم ہوا تو آپ نے اس کا

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ: 19، سورۂ فرقان، زیرِ آیت: 70، جلد: 9، صفحہ: 416، رقم: 26515۔

2 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 84۔

اِزالہ کیا اور کیسا اِزالہ کیا؛ سارا دِن مدینۂ مُنَوَّرہ کی گلیوں میں صدائیں لگاتے رہے کہ کوئی ہے جو اس خاتون کے متعلق بتائے (تاکہ میں اسے دُرُست مسئلہ بتاسکوں)۔ سُبۡحٰنَ الله! صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی ادائیں نِرالی ہی ہیں۔

اُس دَور میں ظاہِر ہے آپس میں باہم رابطوں کے ایسے ذرائع نہیں تھے جیسے آج ہیں ❁ آج کل تو فیس بُک ❁ یوٹیوب ❁ واٹس ایپ ❁ انسٹا گرام نہ جانے کیا کیا ایجاد ہو گیا اور ساتھ ہی بے احتیاطی بھی بڑھ گئی ❁ لوگ غلط مسئلے شیئر کرتے رہتے ہیں ❁ میسجز چلا دیتے ہیں ❁ دِینی مَعلُومات تو ہوتی نہیں ہیں، بَس کوئی میسج آیا، کوئی پوسٹ آئی، اچھی لگی اور آگے بڑھا دی، ایک بٹن دبانے کی دیر ہے، ایک دو نہیں، سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں تک وہ غلطی پہنچ جاتی ہے۔ اب اس کا اِزالہ کون کرے؟ دِینی معلومات ہوں گی تو پتا چلے گا کہ میں نے غلط مسئلہ شیئر کر دیا ہے۔

بہر حال! جس نے فیس بُک پر، یوٹیوب پر، انسٹا گرام یا واٹس ایپ (***WhatsApp***) وغیرہ پر غلط مسئلہ پوسٹ کر دیا تو اسے چاہیے کہ فوراً اس کا اِزالہ کرے، مثلاً کوئی ایسی تحریر بنائے کہ فُلاں روز میں نے فلاں پوسٹ کی تھی، اس میں یہ بات غلط تھی، دُرست یہ ہے، لہٰذا میں اپنی غلطی سے تَوبہ اور رُجوع کرتا ہوں۔

اور اس سب کا بہترین حل یہ ہے کہ جو کچھ بھی شیئر کرنا ہو عُلَمائے کرام سے تصدیق کروا کر شیئر کیا کریں اور ایک بہت آسان حل یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ ***www.dawateislami.net*** پر ***Gallery*** کے نام سے ایک آپشن ہے، اس میں مفتیانِ کرام سے چیک شُدہ اسلامی پوسٹیں موجود ہیں، وہاں سے پوسٹیں ڈاؤن لوڈ کر کے وہ شیئر

کریں، اسی طرح اسی ویب سائٹ پر ایک آپشن ہے: **Public Service Message** اس میں بڑے پیارے پیارے دِینی اور اِصلاحی شارٹ ویڈیو کلپس موجود ہیں، یہ بھی ڈاؤن لوڈ کر کے سوشل میڈیا پر شیئر کر کے ثواب کمایا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): جھوٹے اِلْزام مت لگائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اِرْشاد ہوا:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: اِس کا معنیٰ ہے:

لَا تَرْمِ اَحَدًا بِمَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

ترجمہ: بغیر عِلْم کے کسی پر جھوٹے اِلْزام مت لگاؤ![1]

اِلْزامات اور بدگمانیوں کی مثالیں

اس معاملے میں تو لوگ اتنا آگے بڑھے ہوئے ہیں کہ بَس! اللہ پاک کی پناہ! ❁ فُلاں وہاں کھڑا تھا ❁ فُلاں وہاں بیٹھا تھا ❁ فُلاں یہ کہہ رہا تھا ❁ فُلاں یُوں کر رہا تھا۔ اس میں پھر بدگمانیاں بھی شامِل ہو جاتی ہیں ❁ کسی کو فون کریں اور وہ **Receive** نہ کرے تو اِلْزام: اس وجہ سے نہیں اُٹھا رہا ❁ شوہر کی توجہ بیوی کی طرف کم ہو گئی تو فوراً ساس پر اِلْزام کہ اس نے کچھ کر دیا ہے ❁ بیٹے کی توجہ کم ہو گئی تو فوراً بہو پر اِلْزام کہ یہ تعویذ ڈالتی ہے

1 ... تفسیر طبری، پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، زیرِ آیت:36، جلد:8، صفحہ:80، رقم:22312۔

۞نوکری سے فارغ ہوگئے تو دفتر کے کسی فَرْد سے بدگمانی ۞کاروبار میں نُقصان ہوگیا تو قریبی دکانداروں پر اِلْزام ۞گھر میں سُکون نہیں رہا، لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں، فورًا اِلْزام: فُلاں رَوْز فُلاں آیا تھا، اس دِن سے ہی گھر کا سکون برباد ہے ۞جب سے پھپھو آئی تھی، تب سے کچھ ہوگیا ہے ۞جب سے خالہ آئی تھی، تب سے ہی کچھ ہوگیا ہے۔ پھر جب یہ ذِہن بنالیتے ہیں تو رات کو کپڑوں پر چھینٹے بھی پڑنے لگ جاتے ہیں، الماری کے نیچے سے تعویذ بھی نکل آتا ہے اور بدگمانیاں، الزام تراشیاں، غیبتیں شروع ہو جاتی ہیں۔

حکم اللہ پاک کا چلتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کیوں خوامخواہ ڈپریشن بڑھاتے ہیں، جس بات کا ہمیں عِلْم ہی نہیں، اس کے پیچھے کیوں پڑنا...؟ میں یہ نہیں کہتا کہ جادُو کوئی چیز نہیں ہے، نظرِ بد سے کچھ ہوتا ہی نہیں ہے، جادُو، تعویذ، نظر ان سب کے اَثرات ہوتے ہیں مگر سارا کچھ تو ان پر نہیں ڈالنا چاہیے نا؛ مَعْمُولی سَر دَرْد ہوا اَور جادُو کا ذِہن بنالیا، 2، 4 دِن بِکْری (*sale*) کم ہوگئی، کاروبار میں کوئی نقصان ہوگیا تو فورًا ذِہن بنالیا کہ جادُو ہوگیا ہے، یہ انداز بھی تو درست نہیں ہے نا۔

ہمیں کیا لگتا ہے: اللہ پاک نے ہماری قسمت ہماری پھپھو، خالہ، چچا، تایا، پڑوسی وغیرہ کے ہاتھ میں دے دِی ہے...؟ اللہ پاک نے یہ دُنیا بنائی اور مَعَاذَ اللہ! اس کا نِظام میرے رشتے داروں کے ہاتھ دے دیا (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ!) میں یہ صِرف چوٹ کرنے کے لیے عرض کر رہا ہوں۔ حکم تو اللہ پاک ہی کا چلتا ہے، اس کی مرضی کے بِنَا پتّا بھی نہیں ہِل سکتا:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ (پارہ:13، سورۂ یُوسُف:67)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا:

اَلْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ (پارہ:15، سورۂ کہف:44)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تمام اختیار سچے اللہ کا ہے۔

جب ہم مانتے ہیں، یقین رکھتے ہیں کہ اللہ پاک کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تو خوامخواہ خالہ، پھپھو، چچا، تایا پر اِلزام لگانے کی کیا ضرورت ہے...؟

اپنی غلطی، دوسروں کے سَر

اَصْل میں بات کیا ہے؟ جس کی طرف ہم توَجُّہ نہیں کرتے...!! ہمارے ہاں یہ ایک عام نفسیاتی مسئلہ ہے، ہم اپنی غلطی دوسروں کے سَر ڈالتے ہیں، آپ پُورا قرآنِ کریم پڑھیے! کہیں اِرْشاد نہیں ہوا کہ تمہارے اُوپر جو مصیبت آئی، تم بیمار ہوئے، سَر درد ہوا، کاروبار میں نقصان ہوا، گھر کا سُکون خراب ہو گیا، اس کا سبب فُلاں بن فلاں ہے، یہ کہیں نہیں فرمایا گیا، ہاں! یہ اِرْشاد قرآنِ کریم میں موجود ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:30)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے۔

پتا چلا؛ جو بھی مصیبت آئی ہے، یہ دوسروں کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوئی ہے۔

جو کچھ بھی ہیں، سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

❁ فجر پڑھی نہیں جاتی ❁ جھوٹ خُوب بولے جاتے ہیں ❁ ناپ تَول میں کمی کی جاتی ہے ❁ بدگمانیاں الزام تراشیاں خوب ہوتی ہیں ❁ صدقہ وخیرات کی عادت ہی نہیں ہے ❁ فلمیں، ڈرامے گھر میں ہر وقت چلتے رہتے ہیں ❁ غُصّہ اپنا کنٹرول میں نہیں رہتا۔ غرض قصور اپنے ہیں اور اِلزام کبھی خالہ پر تو کبھی پھپھو پر، کبھی پڑوسیوں پر....!!

غم اور پریشانیاں کیوں آتی ہیں؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖۙ (پارہ:5، سورۂ نساء:123)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: جو کوئی برائی کرے گا اُسے اُس کا بدلہ دیا جائے گا۔

یعنی جو بُرائی کرے گا، وہ اس کا بدلہ پائے گا چاہے دُنیا میں پائے، چاہے آخرت میں۔ (1) ایک مرتبہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ نے بارگاہِ رِسالت میں اِسی آیت سے مُتَعلِّق سُوال کیا، پُوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہمارے ہر عَمَل کا بدلہ دیا جائے گا؟ فرمایا: غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اے ابو بکر! اللہ پاک تیری بخشش فرمائے، اَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ اَلَسْتَ تَنْصِبُ؟ اَلَسْتَ تَحْزَنُ؟ اَلَسْتَ تُصِيبُكَ اللَّاْوَاءُ؟ یعنی کیا لوگ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا انہیں رنج نہیں پہنچتا؟ کیا وہ غمگین نہیں ہوتے؟ کیا پریشانیاں نہیں آتیں؟ عرض کیا: کیوں نہیں...؟ یہ سب کچھ ہی ہوتا ہے۔

1 ... تفسیر جلالین مع حاشیۂ صاوی، پارہ:5، سورۂ نساء، زیرِ آیت:123، جلد:1، جز:2، صفحہ:66۔

فرمایا: فَهُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهٖ پس یہ اَعْمال کا بدلہ ہی تو ہے۔[1]

پتا چلا؛ ہم پر جو مشکل، پریشانی، مصیبت آتی ہے، اس میں زیادہ تَر ہمارے اَعْمال کا رفرما ہوتے ہیں، یہ تو قسمت اچھی ہے کہ ہم رحمتِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے اُمّتی ہیں، لِہٰذا اِرشاد ہوا:

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۰
(پارہ:25، سورۂ شوریٰ:30)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور بہت کچھ تو وہ معاف فرما دیتا ہے۔

یعنی بہت سارے گُناہوں سے تو اللہ پاک دَرگزر فرما دیتا ہے، ان پر گرفت ہوتی ہی نہیں ہے۔ مثلاً؛ ہم نے 100 گُناہ کیے، ان میں سے 99 پر گرفت نہ ہوئی، ایک کی وجہ سے تھوڑی مصیبت آگئی۔

اگر خدانخواستہ 100 کے 100 کی سزا ملتی، تب تَو ہمارا حال ہی نہ جانے کیا ہوتا۔ لِہٰذا دوسروں پر اِلْزام لگانے کی بجائے ہمیں خُود کے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے، اپنے حالات پر غور کرنا چاہیے۔

الزام تراشی کی مذمت پر احادیث

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ، أَسْكَنَهُ اللهُ فِي رَدْغَةِ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کے بارے میں ایسی بات کہی جو کہ اس میں موجود ہی نہیں (یعنی

1 ...مسند امام احمد، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، جلد:1، صفحہ:75، حدیث:69۔

بہتان لگایا) تو اللہ پاک اُسے (جہنّم کے ایک مقام) رَدْغَۃُ الْخَبَالْ میں اُس وقت تک رکھے گا جب تک کہ اپنی بات کی سزا نہ پالے جو اس نے (مؤمن کے بارے میں ناحق) کہی۔[1]

اللہ پاک ہمیں گُناہوں سے اور جہنّم کے عذابات سے محفوظ فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پَل بھر میں سوچ بدل دی

بخاری شریف میں روایت ہے، ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: میرے یہاں ایک ایسے بچے کی پیدائش ہوئی ہے جس کی شکل اور رنگ میرے ساتھ نہیں ملتا، اس لیے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ پیارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں؟ بولا: جی ہاں! بہت سارے ہیں۔ فرمایا: کس رنگ کے ہیں۔ بولا: سرخ رنگ کے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پھر پوچھا: ان اُونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ بولا: جی ہاں! کچھ اُونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ فرمایا: بتاؤ سرخ رنگ کے اُونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اُونٹ کیسے پیدا ہو گئے؟ اعرابی نے عرض کیا: سرخ اُونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اُونٹ رہا ہو گا، اُس کی رگ نے اسے اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہو گا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر یہ بھی تو ممکن ہے کہ تمہارے باپ داداؤں میں بھی کوئی کالے رنگ کا رہا ہو گا، اس کی رگ نے تمہارے بچے کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہو گا، اِس لیے یہ بچہ اِس کا ہم شکل ہو گیا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ میں بھی ہمارے لیے سبق ہے۔ بعض دفعہ یُوں بھی

1 ...ابو داوٗد، کتاب الاقضیہ، باب فیمن یعین علی...الخ، صفحہ: 571، حدیث: 3597۔

2 ...بخاری، کتاب الطلاق، باب اذا عرض بنفی الولد، صفحہ: 1362، حدیث: 5305۔

شیطان ہمارے دِماغ کے ساتھ کھیلتا ہے، بچوں کی اَمّی کے متعلق، دوست احباب کے متعلق، گھر کے افراد کے متعلق خوامخواہ کے وَسْوَسے ذِہن میں ڈالتا ہے، پھر ہوتا یہی ہے کہ **ہم جس رنگ کی عینک لگالیں، ہمیں ہر چیز اسی رنگ کی نظر آنے لگتی ہے۔** جب ایک بات دِل میں بٹھالی کہ فُلاں ایسا ہے تو اس کی ہر بات، ہر عادَت، ہر ادا ہی ویسی لگنا شروع ہو جاتی ہے، پھر دِل ہی دِل میں بدگمانیوں کا ڈھیر لگتا چلا جاتا ہے اور دِلوں میں دُوریاں آنے لگتی ہیں، غلط فہمیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

سب سے بڑی جھوٹی بات

ہمیں اپنی سوچ ہمیشہ مثبت رکھنی چاہیے۔ بدگمانیوں سے، بُری سوچوں سے ہمیشہ ہی بچتے رہنا چاہیے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پارہ:26، سورۂ حجرات:12)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

پیارے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ

ترجمہ: گمان سے بچو! بیشک گمان سب سے بڑا جھوٹ ہے۔(1)

اللہ پاک ہمیں بدگمانیوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...بخاری، کتاب الوصایا، باب قولہ تعالیٰ (من بعد وصیۃ...الخ، صفحہ:713۔

اپنے کام سے کام رکھیے!

آخر میں ایک بات عرض کروں، ہمیں حکم ہوا ہے:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:36)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

اس سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔ بدقسمتی کے ساتھ آج ہماری اکثریّت اس پاکیزہ وَصف سے مَحْرُوم ہے ۞ ڈاکٹر نہ ہونے کے باوُجود مریض کو نسخے بتانا ۞ بِن مانگے مشورے دینا ۞ کسی کے گھر جانا ہو تو گھر کی عِمارت میں، گھر کے ساز و سامان میں، گھر کی سیٹنگ میں بِلا اِجازتِ شرعی عیب نکالنا، مثلاً: آپ نے گھر ایسے بنایا، یہاں سے یُوں بناتے تو اچھا تھا، یہ ٹیبل یہاں رکھا، وہاں رکھتے تو اچھا لگتا وغیرہ وغیرہ ۞ اسی طرح 4 دوست مل کر بیٹھ جائیں تو حکومتوں کے مُعَاملات پر تبصرے شروع کر دیتے ہیں، فلاں حکمران کو یُوں نہیں یُوں کرنا چاہیے تھا، فُلاں وزیر صاحب نے یہ بیان دیا، انہیں وہ بیان دینا چاہیے تھا۔ اس طرح کے معاملات میں بَھلا ہم جیسے عام لوگوں کا کیا واسطہ...!! اس لیے اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔

صحابیِ رَسول حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:

لَا تُحَاسِبُوا النَّاسَ دُوْنَ رَبِّهِمْ، اِبْنَ آدَمَ عَلَیْكَ نَفْسَكَ، فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ مَا یَرَی فِی النَّاسِ یَطُوْلُ حُزْنُهٗ وَلَا یَشْفِ غَیْظُهٗ

ترجمہ: لوگوں کا محاسبہ نہ کرو! ان کا حساب اللہ پاک ہی کے ذِمّے رہنے دو! اے آدم کی اَوْلاد! تم پر اپنی فِکْر لازِم ہے۔ بیشک جو لوگوں کے معاملات کے پیچھے پڑا رہتا ہے، اس کا غم

لمبا ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ کبھی ٹھنڈا نہیں ہوتا۔[1]

ماہِ اپریل، ماہِ اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں اہم ترین اور پہلا دینی کام ہفتہ وار اجتماع ہے، دعوتِ اسلامی میں ماہِ اپریل کو ماہِ اجتماع کے طور پر منایا جارہا ہے، اے کاش! ہمارا بھی ذہن بن جائے کہ ہم بھی ہفتہ وار اجتماع میں جی جان سے شرکت کریں، اس کی برکتیں لُوٹیں، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی دعائیں پائیں، اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کلیکشن موبائل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **قربانی کلیکشن** ***(Qurbani Collection)***

❁ آپ اس اپلی کیشن کی مدد سے عیدُ الاَضحیٰ کے لیے دعوت اسلامی کے تحت اپنی قربانی آن لائن بک ***(Online book)*** کرسکتے ہیں ❁ قربانی کو شریعت و سنّت کے مطابق انجام دینے کے لئے قربانی کے موضوع پر **دارالافتاء اہل سنت** کے فتاویٰ جات پڑھ سکتے ہیں اور **دار الافتاء اہلسنت** کے مفتیانِ کرام سے مشورہ کرکے اس بات کو یقینی بناسکتے ہیں کہ آپ کی قربانی سنّت طریقے سے ہو ❁ قربانی کے موضوع پر اسلامی اسکالرز کی لکھی ہوئی بہت سی معلوماتی کتابوں کا مطالعہ کرسکتے ہیں ❁ اس اپلی کیشن کو قربانی کی ادائیگی کے لئے

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، رقم:25، ابو درداء، جلد:1، صفحہ:271، رقم:688۔

گائیڈ کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں ❁ اس سے آپ قربانی کے بنیادی تقاضوں کو سیکھ سکتے ہیں جیسا کہ قربانی کی نیت، دعا، طریقہ اور بہت کچھ ہے ❁ مزید مدنی علما کی معلوماتی ویڈیوز اور آڈیو کلپس سُن اور دیکھ سکتے ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کر لیجئے! اس سے فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنا گناہ کا کام ہے۔

وضاحت: معاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ گھر کا سربراہ اکیلا قربانی کر رہا ہوتا ہے، باقی گھر والے اسی کو اپنے حق میں کافی سمجھ لیتے ہیں، مثلاً: گھر میں والِد صاحب یا دادا جان ہیں وہی قربانی کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ بعض دفعہ دوسرے گھر والوں پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے، اسی طرح بعض دفعہ میاں بیوی دونوں پر قربانی واجب ہوتی ہے، لیکن ایک ہی قربانی کر رہے ہوتے ہیں، ایسا کرنا درست نہیں! مسئلہ ذرا توجہ سے سماعت فرمائیے: جس جس پر قربانی واجب ہے اُسے الگ سے اپنی قربانی کرنی ہوگی۔ واجب ہونے کے باوجود ایک کی طرف سے قربانی کو سبھی کی طرف سے کافی سمجھ لینا اور اپنا واجب ادا نہ کرنا گناہ کا کام ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...دار الافتاء اہلسنت، فتویٰ نمبر: Web-950 مفصلاً۔

جنّت کی ضمانت (وظیفہ)

رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا

اللہ پاک کے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے، میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنّت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ... معجم کبیر، منیذر اسلمی، جلد:9، صفحہ:78، حدیث:17225۔